فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم الاتوار

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ، ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ، ۱۴ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۲؍ تبلیغ۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازیٔ عمر عطا کرے آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳؍ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے آپ نے سورہ اعراف کی آیت وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ط قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ہ کی تفسیر بیان کی۔ آپ نے قرآن مجید کی اس آیت اور متعدد دوسری آیات کی روشنی میں باہمی لین دین، تجارت اور ماپ تول وغیرہ سے متعلق قرآنی احکام پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں جو پاک معاشرہ قائم کیا جاتا ہے اس کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ ان کی تجارت کی بنیاد بھی دیگر معاملات کی طرح تقویٰ پر ہی ہونی چاہیئے خریداروں کو ناقص مال دینا، ان سے زیادہ قیمت وصول کرنا یا ماپ تول میں کمی کر کے انہیں نقصان پہنچانا یہ سب باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں اور ان سے معاشرہ میں فساد کی طرح پڑتی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بد دیانت تاجروں کا شمار فجار میں ہوگا اور دیانتدار اور ہمیشہ سچ بولنے والے تاجروں کو شہیدوں صدیقوں اور نبیوں کی معیت نصیب ہوگی۔ آپ نے احمدی تاجروں کو تجارت کے قرآنی احکام پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہونے اور اس میدان میں بھی تقویٰ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

پشاور (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی محمد یوسف

(باقی صـ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

علومِ آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے

قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں

"علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف و نحو۔ طبعی۔ فلسفہ۔ ہیئت و طبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور اوامر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدنظر رکھتا ہو۔ اپنے ہر فعل و قول کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ آج دنیا کے سامنے ایک زبردست تجربہ موجود ہے۔ یورپ اور امریکہ باوجودیکہ وہ لوگ ارضی علوم میں بڑی بڑی ترقیاں کر رہے ہیں اور آئے دن نئی ایجادات کرتے رہتے ہیں لیکن ان کی روحانی اور اخلاقی حالت بہت ہی قابل شرم ہے۔ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے حالات جو کچھ شائع ہوئے ہیں ہم تو ان کا ذکر بھی نہیں کر سکتے۔ مگر علوم آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کیساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھائے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اسکو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اسکے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کیلئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ بے ایمان شریر خبیث النفس ارضی خواہشوں کے اسیر ان سے بہرہ ور ہوں۔ اسواسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف و نحو معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکل فی الکل بنا بیٹھا ہو لیکن اگر تزکیہ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اسکو حصہ نہیں دیا جاتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۴۷-۴۸)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الٰہی جماعتیں اور قربانی

عید الاضحیہ پر تمام اسلامی دنیا میں اخبارات وغیرہ کے ذریعہ مسلمانوں کو سیدنا حضرت ابراہیم اور آپ کے سعید فرزند کی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ایک مسلمان کو اس قربانی کو بطور نمونہ کے سمجھنا چاہیئے اور اس کو بھی ایسی ہی قربانی دینی چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا نام ہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ تسلیم و رضا کا دین ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام ہی ملت ابراہیم اور ملت حنیف ہے دوسرے لفظوں میں اس عظیم الشان قربانی ہی اسلام کی بنیادی اینٹ ہے اور ہر مسلمان کہلانے والے کے لئے وہی کردار دکھانا لازمی ہے جو ان عظیم باپ بیٹا نے دکھایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسی ہی قربانی ضروری ہے جیسی کہ ان باپ بیٹے نے دکھائی اور اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس قربانی اور اس کے تعلقات کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ رہتی دنیا تک قربانی کا یہ نمونہ پیش نظر رکھا جائے کیونکہ یہ قربانی ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا کیا شان رکھتا ہے اور اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا انعامات حاصل ہو سکتے ہیں

یہ نمونہ خاص کر الٰہی جماعتوں کے لئے ہے۔ الٰہی جماعت اللہ تعالیٰ اس وقت کھڑی کرتا ہے جب دنیا اپنے آپ کو تباہی کے کنارے کھڑا کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ اپنے بندے کے ذریعہ اس کو تباہی سے بچایا جائے وہ اپنے پیارے کے ذریعہ خود اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے دنیا کے ڈوبتے بیڑے کو سہارا دیتا ہے۔

یہ وہ زمانہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کی جماعت کھڑی کرتا ہے جو اپنی زندگیاں احیائے دین کے لئے قربان کر دیتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا ہے کہ اللہ نے آپ کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا ہے اور آپ کے ذریعہ اسلام یقیناً پھر زندہ ہو جائیگا مگر اس کے لئے بڑی قربانی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انکو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دنیا کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس الٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اس جگہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے۔ خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔

کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے۔ اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۱-۹۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرما دیا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی آؤ میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کرے اسلام محض اس کا نام نہیں ہے اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے۔ نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو یہ اسی کی طرف اشارہ ہے كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ اگرچہ آپ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ ہی کے لئے ہے دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶-۱۸۷)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں

(تقریر محترم مولوی نسیم سیفی صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

حضور علیہ السلام اپنی بعثت اور غلبۂ اسلام کے متعلق الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان الہامات میں صاف طور پر بتلا دیا کہ بڑا کام تمہارا دین کی منادی ہے اور حدیث میں ثابت ہو چکا ہے کہ اس فارسی الاصل کو یہی سخت ضرورت پیش آئے گی کہ لوگوں کا ایمان تازہ اور اس کو قدرت دی جائے گی کہ اگر ایسا زمانہ بھی ہو کہ ایمان بکلی زمین پر معدوم ہو جائے تب بھی وہ ایمان کو آسمان سے واپس لائے گا۔ ان حدیثوں میں یہ بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کے اوائل زمانہ میں ایمانی حالت لوگوں کی نہایت ہی گری ہوئی ہوگی اور وہ اِس لئے آئے گا کہ پھر دوبارہ بڑی طاقت اور قوّت اور نشانوں کے ساتھ اس حالت کو دلوں میں قائم کرے تب نہ بُت رہیں گے اور نہ صلیب رہے گی اور سمجھدار دلوں پر سے اُن کی عظمت اُٹھ جائے گی اور یہ سب باتیں باطل دکھائی دیں گی اور سچے خدا کا پھر چہرہ نمایاں ہو جائے گا۔ مگر یہ نہیں کہ دُنیا کی جنگوں کی طرح مسیح موعود کوئی جنگ کرے گا یا دُنیا کے ہتھیاروں کی طرف حاجت پڑے گی بلکہ خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ نہایت قوی دلائل کے ساتھ دِلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے گا اور وہی مُنکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں۔ خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسمِ بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی۔ اور جس طرح بجلی مشرق اور مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی اُس روحانیت کے ظہور کے وقت ہو گا تب جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے وہ سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی۔" (کتاب البریہ صفحہ ۲۷۱)

حضور علیہ السلام کی یہ تحریر نہ صرف غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پر مشتمل ہے بلکہ اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ وہ غلبہ ہوگا کس طرح؟ اللہ تعالیٰ کے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ —— یہ ہیں وہ چیزیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے دل اسلام کی طرف مائل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا چلائے گا جو موسمِ بہار کی ہوا کے مانند ہوگی اور وہ دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرتی چلی جائے گی حتّٰی کہ اسلام تمام دیگر ادیان پر غالب آ جائے گا۔

غلبۂ اسلام کے متعلق ایک اور پیشگوئی کا حضور علیہ السلام نے اِن الفاظ میں ذکر فرمایا:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجّت اور بُرہان کی رُو سے سب پر اس کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامُراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھا سے کیا نقصان۔ کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اُترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین)

براہین احمدیہ کی تصنیف کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام کے جو نوٹ دستیاب ہوئے ان میں ایک پیشگوئی کا حضورؑ نے اِن الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

اسلام اور ادیانِ باطلہ کی کُشتی

"مجھے خبر دی گئی ہے کہ اُس کُشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دُنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔"

چونکہ اسلام کا غلبہ اور حضورؑ کی عظمت اور حضورؑ کی تیار کردہ جماعت کی ترقی لازم و ملزوم تھے اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھا دے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلا دے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پُورا کرے گا۔ سو اے سُننے والو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو اپنے صندوقوں میں رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۹۵)

اِسی طرح ایک اور الہام اور اس کی تشریح کو حضور علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ انسان کی بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا الہام اور ربِّ جلیل کا کلام ہے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی بلکہ رُوحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی۔ اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہو گی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے اُن سب کو آسمانی سَیفُ اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجّال دُنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجّتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا

کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی، اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۹ تا ۱۱)

جماعت کی تیاری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف غلبۂ اسلام کی پیشگوئیاں ہی نہیں فرمائیں بلکہ اپنی جماعت کو ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے لئے تیار بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ فتح اسلام کے ابھی بیان کئے گئے حوالہ میں خاص طور پر اس بات کا ذکر ہے کہ جماعت کو محنت اور جانفشانی سے کام کرنا ہوگا اور کامیابی اُس وقت ہوگی جب ہم سارے آراموں کو تج کر اسلام ہی کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں گے اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول کر لیں گے۔ دراصل حقیقی عزّت ملتی ہی اُس وقت ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ذلّت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور خدائی جماعتوں کی کامیابی کا راز اسی بات میں پنہاں ہوتا ہے کہ وہ اپنی سی کوشش کرنے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی امر کی طرف توجّہ دلانے کے لئے جماعت کو فرمایا تھا:۔

"پس اے عزیزو! کمریں کس لو۔ اور اپنی زبانیں دانتوں میں دبا لو۔ جو تم میں سے قربانیاں کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلے کے مطابق نہیں بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق۔ اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔"

اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور علیہ السلام کو فرمایا کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

"اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً"

"فَتْحٌ وَظَفَرٌ"

"لَكَ الْفَتْحُ وَلَكَ الْغَلَبَةُ"۔

"فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔"

اور "يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ"

الغرض حضور علیہ السلام کے دعویٰ سے بہت پہلے سے لے کر حضور کی بابرکت زندگی کے آخری لمحات تک اللہ تعالیٰ نے ایسے بے شمار الہامات اور پیشگوئیوں سے حضور علیہ السلام کو نوازا جن میں غلبۂ اسلام کا ذکر واضح طور پر ملتا ہے۔ ایسی ہی پیشگوئیوں کی وجہ سے حضور پُر نور کا دل یقین سے پُر تھا کہ اب اسلام کے غلبہ کے دن قریب آ گئے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اُتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اُس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلائے اور بڑھائے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگا دے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵)

مسلمانوں کیلئے پیغامِ اُمیّد

ان پیشگوئیوں کے پیشِ نظر حضور علیہ السلام نے مسلمان بھائیوں کی توجّہ کو اس امر کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی کہ غلبۂ اسلام کی صبحِ صادق طلوع ہو چکی ہے اب نہ صرف یہ کہ مایوسی کی کوئی وجہ نہیں بلکہ یہ انتہائی خوشی کا مقام ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدّس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبحِ صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مُہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدائے تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کے راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذہب کی طرح اسلام بھی ایک پُرانے قصّوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور بھیجتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اُس روحانی قانونِ فطرت سے جو اس کا ہم شکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲-۳)

مزید یقین دہانی کے لئے حضور نے فرمایا:۔

"اے دانشمندو تم اس سے تعجّب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے بغرضِ اعلاءِ کلمۂ اسلام و اشاعت نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادے سے دنیا میں بھیجا۔ تعجّب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے کلام پاک میں مؤکد طور پر بیان کر چکا تھا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶)

یہ یقین دہانیاں اپنی ذات میں بڑی اہم ہیں لیکن جب اُس پس منظر پر نگاہ ڈالی جائے جس میں یہ یقین دہانیاں کرائی گئی تھیں تو ان کی اہمیّت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایک طرف مسلمان پستی کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے اور اپنے مستقبل کو تاریک سے تاریک تر محسوس کرنے پر مجبور تھے اور دوسری طرف عیسائی لوگ — اور دیگر مذاہب کے پیروکار بھی — اپنی برتری اور روز افزوں ترقی پر اس طرح نازاں تھے کہ اُن کے اظہارِ فخر میں مسلمانوں کی تذلیل اور تحقیر کا پہلو حد سے زیادہ نمایاں تھا۔ علّامہ نیاز فتح پوری مسلمانوں کی کسمپرسی کو یوں بیان کرتے ہیں:۔

"دنیا کے تمام مذاہب مخصوص تھے محض اقوام کے لئے لیکن اسلام کا خطاب تمام عالمِ انسانی سے تھا۔ معمورۂ دنیا کی پوری ہیئتِ اجتماعی سے تھا۔ اور اسی بنا پر اس نے اکمل ادیانِ عالم ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ الغرض یہ تھا مفہوم و مقصود اسلام کا جو افسوس ہے کہ عہدِ سعادت و عہدِ خلفائے راشدین کے بعد رفتہ رفتہ فراموش ہو گیا اور مسلمان بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کو اصلاح و اجتماع کی دعوت دیتے خود افتراق و انتشار کا شکار ہو گئے اور مذہب نام رہ گیا صرف روایات کا۔ یہ حالت صدیوں جاری رہی یہاں تک کہ اسلام کو مردِ بیمار سمجھ کر چاروں طرف سے اس پر حملے ہونے لگے اور اس کی کسمپرسی انتہا کو پہنچ گئی۔"

(ملاحظاتِ نیاز صفحہ ۱۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موعود نافلہ

جسے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا فرزند قرار دیا

(مکرم ملک محمود احمد صاحب ابن ملک عبد الجلیل صاحب عشرت۔ لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے ایک نافلہ (پوتے) کی بشارت دی تھی۔ حضورؑ نے اس موعود پوتے کو اپنے فرزندوں میں سے ہی ایک قرار دیا ہے۔ یعنی اُس سے اس قدر قرب اور پیار کا اظہار فرمایا ہے کہ اُسے پوتا نہیں بلکہ فرزند قرار دیا ہے اور اس کا نام اپنے دوسرے فرزندوں کے ساتھ ہی لیا ہے۔

حضورؑ "حقیقۃ الوحی" میں اپنی صداقت کے نشان بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

"بیالیسواں نشان یہ ہے کہ
خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں
لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا
کہ اسی کتاب مواہب الرحمٰن
کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح پر
پیشگوئی لکھی ہے۔
وبشّرنی بخامسٍ فی حینٍ
من الاحیان یعنی پانچواں
لڑکا جو چار سے بطور نافلہ
پیدا ہونے والا تھا اُس کی
خدا نے مجھے بشارت دی کہ
وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور
اُس کے بارے میں ایک اور
الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر
الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع
ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ
انا نبشرک بغلامٍ نافلۃً
لک نافلۃً من عندی
یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے
بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ
ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ
نافلہ ہماری طرف سے ہے
چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ
گذر رہا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد
کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا
نام نصیر احمد رکھا گیا۔ سو یہ
پیشگوئی ساڑھے چار برس
کے بعد پوری ہوئی۔"
(حقیقۃ الوحی طبع چہارم صفحہ ۲۱۸۔ ۲۱۹)

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ حضورؑ نے موعود نافلہ والی پیشگوئی کو بطور اجتہاد نصیر احمد مرحوم پر چسپاں فرمایا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے۔

(عجیب توارد ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے پر بعض اخبارات میں حضور کا نام ناصر احمد کی بجائے نصیر احمد چھپا)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اس پوتے کو (جسے خدا نے نافلۃً من عندی یعنی "ہماری طرف سے نافلہ" قرار دیا۔) مندرجہ ذیل حوالے میں اپنا بیٹا قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ مباہلہ کی صدہا
برکات میں سے ایک یہ برکت
ہے جو مجھے دی گئی کہ خدا نے
مباہلہ کے بعد تین لڑکے
مجھے عطا فرمائے یعنی شریف احمد
مبارک احمد نصیر احمد"
(حقیقۃ الوحی جلد چہارم صفحہ ۲۵۳)

حضورؑ کا یہ حوالہ اہم اور قابل غور ہے حضورؑ نے نصیر احمد مرحوم کو حضرت مرزا شریف احمدؓ اور مرزا مبارک احمد مرحوم کی طرح اپنا لڑکا قرار دیا ہے حالانکہ نصیر احمد مرحوم آپؑ کے جسمانی صاحبزادے نہ تھے بلکہ آپؑ کے پوتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کے شروع میں دیئے گئے اپنے حوالے میں (اجتہاداً نہ کہ الہاماً)

انا نبشرک بغلامٍ نافلۃً لک نافلۃً من عندی کا مصداق قرار فرمایا ہے۔

نصیر احمد خدا تعالیٰ کی قضا کے مطابق عمر پانے والے ثابت نہ ہوئے اسلئے وہ تو اس پیشگوئی کے اصل مصداق نہ ہوئے۔ مگر نصیر احمد مرحوم کا پیدا ہونا اور حضرت مسیح موعودؑ کا نافلہ والی پیشگوئی کا مصداق انہیں سمجھ کر اپنا بیٹا کہہ کر پکارنا یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ اس پیشگوئی کا حقیقی مصداق جو کوئی بھی ہوگا وہ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا پوتا ہوگا بلکہ یہ بھی کہ اُس کا تعلق روحانی حضرت مسیح موعودؑ سے اس قدر قریبی اور مضبوط ہوگا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق وہ حضور کا لڑکا ہی تصور ہوگا حضرت مسیح موعودؑ کو ایک بڑی نسل کی بشارت دی گئی۔ جو انشاء اللہ پھیلے گی۔ لیکن یہ امتیاز حضورؑ کے اور کسی پوتے کو حاصل نہیں کہ حضور نے اسے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مرزا مبارک احمد مرحوم کی طرح اپنا لڑکا قرار دیا ہو۔ یہ سعادت صرف اُس خاص موعود پوتے کو ہی حاصل ہے۔ جسے خدا نے نافلۃً من عندی یعنی "ہماری طرف سے نافلہ" قرار دیا۔

سو جماعت احمدیہ کو مبارک ہو کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر عجیب فضل فرمایا کہ جب ہم سے ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو واپس لے لیا جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جسمانی فرزند تھے تو تیسرا خلیفہ ایک ایسے وجود کو مقرر فرمایا جو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کے مطابق گویا حضورؑ کے ہی ایک فرزند ہیں۔

اَللّٰھُمَّ طوِّل عیاتہٗ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ○

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ ۱۳/۱۴ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب ان کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا ہے اور علاج جاری ہے احباب صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
محمد رشید از لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

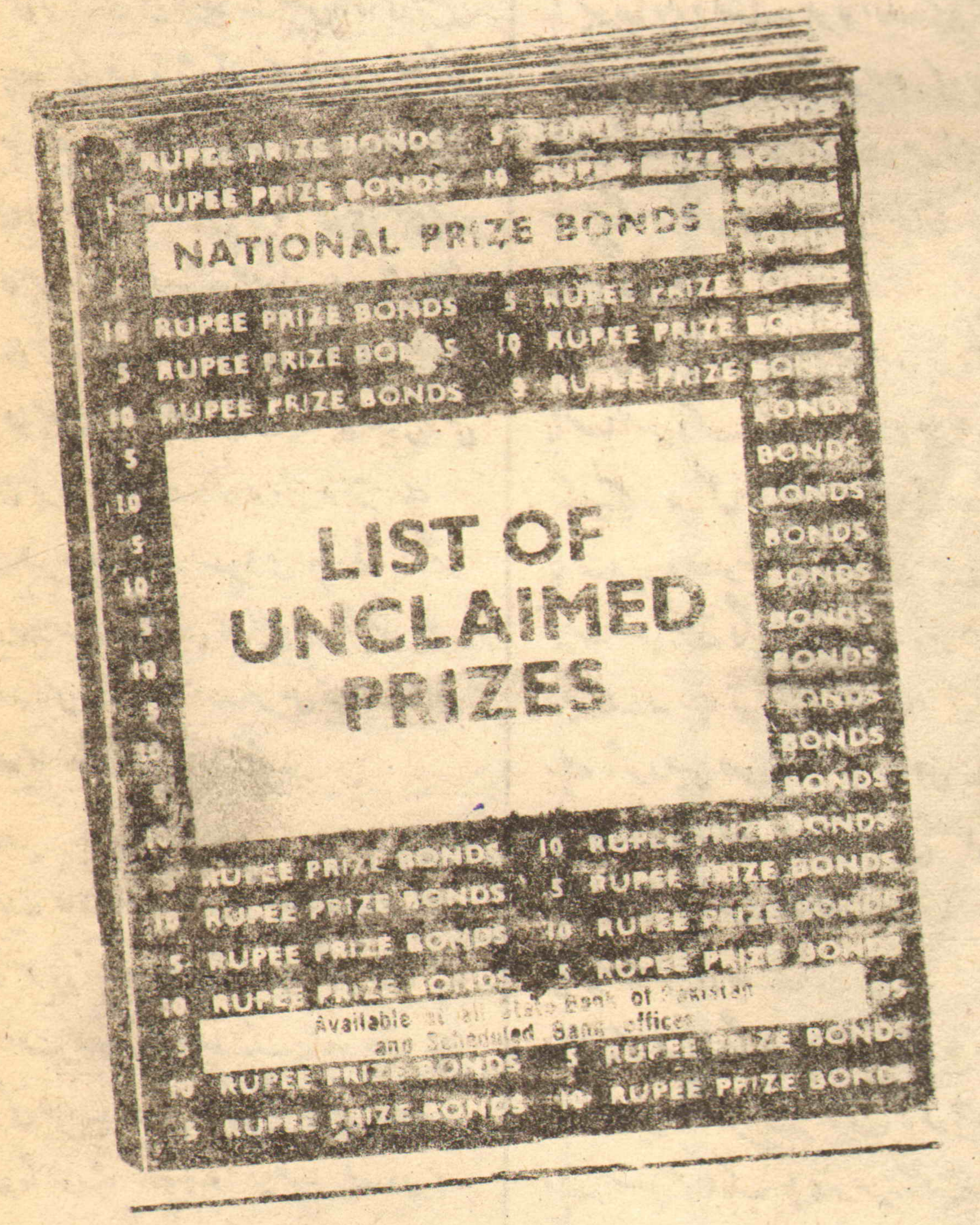

انعامی بانڈز رکھنے والوں کی سہولت کی خاطر ایسے انعامی نمبروں کی مکمل فہرست شائع کر دی گئی ہے جن کے انعامات ابھی تک کسی نے حاصل نہیں کئے ہیں۔

یہ فہرست اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے تمام دفاتر اور منظور شدہ بینکوں سے ۵۰ پیسے میں دستیاب ہے۔

جاری کردہ (۲)
سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز
اسلام آباد

ORIENT

قسط ۲

شہری دفاع

شکستہ ہڈی کی علامات و نشانات

جہاں سے ہڈی ٹوٹ جائے اس جگہ شدید درد محسوس ہوتا ہے اور چوٹ کی جگہ سوجن ہو جاتی ہے اور وہاں کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ عضو کی قدرتی شکل میں تبدیلی بھی آجاتی ہے اور ہڈیوں کی رگڑ بھی محسوس کی جاتی ہے۔

علاج

جب تک ہڈی کی حرکت کو روکنے کا انتظام نہ کیا جائے مجروح کو ہلانا نہیں چاہیئے۔ شکستہ عضو فوراً لکڑی کی تختیوں کا سہارا دے کر باندھ دیں۔ اگر مرکب کسر ہو تو پہلے خون بند کرنا چاہیئے بعد میں ہڈی کو سہارا دینا چاہیئے اور ہڈی کو نہایت آرام سے اپنی اصلی جگہ پر رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب طبعی حالت پر آجائے تب فوراً تختیاں لگا کر باندھ دیں۔ البتہ مرکب کسر کی صورت میں ہو اور ہڈی نظر آ رہی ہو تو اس کو کھینچنے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی کوشش کرنی چاہیئے بلکہ فوراً ڈاکٹر کے پاس مریض کو پہنچایا جائے۔ ہڈی کو سہارا دینے کے لئے جو تختیاں استعمال کی جائیں وہ اتنی ہی لمبی ہوں جتنی ہڈی ہو۔ اوپر اور نیچے تختیاں باندھی جائیں تاکہ مجروح حصہ ہل بالکل نہ سکے۔ تختیاں مضبوط باندھنی چاہئیں۔ باندھتے وقت یہ بھی خیال رکھیں کہ دوران خون پر کوئی ناگوار اثر نہ پڑے۔ اور نہ ہی غیر ضروری حرکت دی جائے۔ اگر مریض کو صدمہ ہو تو اس کا بھی فوراً علاج کریں اور اس کے فوراً بعد مریض کو ہسپتال لے جانے کا انتظام کیا جائے۔

صدمہ

کسی ناگہانی حادثہ کے بعد جو کیفیت انسان پر طاری ہوتی ہے اسی کو صدمہ کہا جاتا ہے بعض اوقات صدمہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ مریض کی موت تک واقع ہو جاتی ہے۔

صدمہ عموماً چوٹ سے پیدا ہونے والے درد سے ہو جاتا ہے اور صدمہ کی سب سے اہم علامت یہ ہے کہ چہرہ اور ہونٹ پیلے ہو جاتے ہیں ٹھنڈے پسینے آجاتے ہیں۔ نبض کی رفتار سست ہو جاتی ہے اور بعض اوقات محسوس بھی نہیں ہوتی۔ حرارت کم ہونے کے سبب جسم ٹھنڈا بھی ہو جاتا ہے۔ سانس کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور غشی طاری ہو جاتی ہے اور قے بھی آجاتی ہے اکثر غفلت بھی چھا جاتی ہے۔ اگر وقت پر مناسب علاج نہ کیا جائے تو صدمہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے موقع پر اگر خون شدت سے جاری ہو تو فوراً بند کیا جائے۔ مریض کو چت لٹا دیں اور سر دھڑ سے نیچے رکھیں گلے سینے اور کمر کے کپڑے ڈھیلے کر دینے چاہئیں اور مریض تک تازہ ہوا کا بندوبست کیا جائے۔ جسم کو گرم رکھنا بھی ضروری ہے گرم پانی کی بوتلیں استعمال کرائی جائیں۔ مریض کا حوصلہ بھی بلند رکھنا اشد ضروری ہے۔ مریض کی حالت کا ذکر مریض کے سامنے ہرگز نہیں کرنا چاہیے بلکہ فوری طور پر علاج شروع کر دیں البتہ مریض کو سر میں چوٹ لگی ہو تو مریض کے لئے بغیر کسی ابتدائی امداد کے فوری ڈاکٹر کا بندوبست کریں۔ سر کے علاوہ باقی تمام ضربات کی صورت میں مریض کو ہوش میں لانا چاہیئے۔ ہوش میں لانے کیلئے مریض کے سینے پر مسینگ کرنی چاہیے چہرے پر ٹھنڈے پانی کا چھڑکنا مفید ہے اور ہو سکے تو گرم چائے دودھ وغیرہ مریض کو پلانا چاہیئے اگر گھر میں سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ہو تو ایک چمچہ گلاس میں پانی ملا کر دیں۔ اگر مریض کی حالت خطرناک ہونے کا خدشہ ہو تو جتنا جلد ہو سکے مریض کو ہسپتال پہنچانا چاہیئے

دم گھٹنا

اگر کسی وجہ سے نظام تنفس پر اثر پڑا ہو یا سانس رک رک کر آ رہا ہو یعنی ملبے کے نیچے دب گیا ہو۔ پانی میں ڈوب گیا ہو یا شدید دھوئیں میں انسان پھنس جائے تو سانس گھٹنے لگ جاتا ہے۔ اگر یہی کیفیت دیر تک رہے تو بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اگر ایسی صورت میں مریض بے ہوش ہو جائے تو مریض کو مردہ نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ فوراً مصنوعی طریقہ سے سانس دلانے کی کوشش کی جائے۔

مریض کو ہموار جگہ پر پیٹ کے بل لٹا دیں اور مریض کا سر ایک طرف کو موڑ دیں۔ اور اس کا ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھ دیں تاکہ سر زمین سے اٹھا رہے مریض کے گھٹنوں کے پاس اس کے سر کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے دونوں ہاتھ مریض کی کمر پر کولہے کی ہڈی سے ذرا اوپر نچلی پسلیوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھے اس کی ریڑھ کی ہڈی پر متوازی آجائیں۔ انگلیوں کے سرے مریض کے شانوں کی طرف ہوں۔ اپنے بازو کو سیدھا اور سخت رکھتے ہوئے اپنے بدن کا بوجھ بازوؤں پر پڑنے دیں۔ زور لگانے کی ضرورت نہیں اس طرح مریض کا پیٹ زمین پر دبے گا اور اندرونی اعضاء کے اوپر اٹھنے سے ہوا باہر کی طرف نکلے گی۔ اسی طرح پانی وغیرہ بھی جو اندر ہو گا نکل آئے گا اور سانس جاری ہونے کا سلسلہ شروع ہو گا۔ اس طرح ہوا اندر داخل کرنے کے لئے اپنے بدن کو پیچھے کی طرف ہٹا کر دباؤ کو ڈھیلا کر دیں۔

جھلس جانا اور جل جانا

آتشی بم۔ ایٹم بم۔ جلی ہوئی عمارتوں کی آگ برقی رو بجلی کی شارٹ۔ گرم تیل گیس زہریلی گیس تیزاب سوڈا کاسٹک ایمونیا بخارات تارکول یا گرم پانی سے جھلس جانے کے واقعات بھی ہمارے مشاہدے میں آتے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔

بعض اوقات جلد سرخ ہو جاتی ہے یا آبلے پڑ جاتے ہیں اور جلی ہوئی جلد سے کپڑا چمٹ جاتا ہے جس کا علیحدہ کرنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کپڑا علیحدہ کرنے کی کوشش کی جائے تو مریض کو شدت سے تکلیف ہو جاتی ہے اگر موقع پر ہی طبی امداد کا انتظام ہو سکے تو جلے ہوئے حصے کو صاف کپڑے سے ڈھانپ دیں اور ہلکی سی پٹی باندھ دیں۔ اگر مریض کو صدمہ ہو گیا ہو تو گرم چائے یا دودھ پلا دیں اگر طبی امداد نہ ہو تو جلے ہوئے زخم سے کپڑا وغیرہ کھینچیں اور صدمہ وغیرہ کا بھی فوری علاج کریں زخم کو جراثیم سے بچانے کے لئے صاف کپڑے سے ڈھانپ دیں باقی زخم کو نہ چھیڑیں۔ سٹو فنکس برنال یا ٹرائیوفیکس موجود ہو تو جلے ہوئے زخم پر اسی طرح لگائیں کہ زخم پر ہلکی سی تہہ جم جائے۔ ایسی صورت میں ڈھانپنے کی ضرورت نہیں دوائی کی غیر موجودگی میں زخم کو ڈھانپ دینا ہی کافی ہے بلکہ زخم کو آرام پہنچانے کے لئے چائے کے ایک چمچے کے برابر میٹھا سوڈا ایک گلاس میں پانی ڈال لیں اور ایک صاف کپڑا اس میں تر کر کے زخم پر رکھ دیں۔ البتہ زیادہ جھلس جانے کی صورت میں نمبر کا سوڈا ایک چمچہ دس چھٹانک پانی میں ملا کر لگائیں نہایت مجرب ہے تیزاب سے جھلس جانے کی صورت میں سوڈا اور پانی جو اوپر بیان ہو چکا ہے اس سے دھو دیں۔ ورنہ کچھ بھی نہ ہونے سے گرم پانی سے ہی دھو ڈالیئے باقی علاج جو اوپر بیان کیا گیا کریں۔

کھار: کھار سے جل جانے کی صورت میں لیموں یا سرکہ اور گرم پانی ہموزن ملا کر زخم کو دھوئیں باقی علاج وہی کریں جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

جسم کے کپڑوں میں آگ لگنے کی صورت میں امداد کرنے والے شخص کو لازم ہے کہ جب مریض کی طرف مدد کے لئے بڑھے تو نمدہ کمبل کوٹ وغیرہ کو ہاتھ میں لے کر اپنے سامنے رکھے مریض کو ہوا میں آنے یا دوڑنے سے فوراً روکے اور مریض کے جسم پر فوراً کمبل یا کوٹ وغیرہ مریض کے گرد لپیٹ کر زمین پر مریض کا لوٹنا بھی ضروری ہے اگر امداد دینے والے کے کپڑوں کو فوراً آگ لگ جائے تو فوراً زمین پر لوٹنا چاہیئے کھلی ہوا سے بچنا چاہیئے۔

تبصرہ

طلباء کا شاندار مستقبل

۶۳ صفحات کا یہ کتابچہ مکرم حکیم عطاء اللہ صاحب ٹورگٹ کالونی کراچی ۱۹ نے شائع کیا ہے۔ اس میں مصنف نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں پاکستانی طلباء کو بہت سے مخلصانہ مشورے دیئے ہیں جو نسبتاً ان کی آئندہ کی زندگی کیلئے بہت کارآمد اور مفید ہیں۔ بعض مشوروں کا تعلق ان کی تربیت سے ہے اور بعض کا ان کی تعلیم سے۔ طلباء اور والدین دونوں کیلئے ان کا مطالعہ مفید ہے۔ احباب مصنف سے طلب فرمائیں۔ ربوہ میں افضل برادرز اور ملک جی گولبازار سے مل سکتا ہے۔ قیمت کتابچہ ۲۵ پیسے اور ایک روپے کے

دعائے مغفرت

میرے والد محترم محمد شفیع صاحب ڈار ۱۰ فروری کو چوہڑکانہ منڈی میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرے علاوہ آپ کے سات کم سن بچے ہیں جن کے گذارہ کی بظاہر...... کوئی صورت نہیں۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود کفیل ہو۔

(مبشر احمد ڈار چوہڑکانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارتی ہائی کمیشن کی حفاظت کے لئے فوج متعین کر دی گئی

اسلام آباد ۱۲ ؍ فروری۔ اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کی حفاظت کے لئے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں آج ہائی کمیشن کے سامنے فوج کا ایک دستہ متعین کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ مسلح پولیس ہائی کمیشن کو جانیوالی تمام سڑکوں پر پہرہ دے رہی ہے۔ کل تقریباً چھ سو طلباء نے بھارت کے خلاف مظاہرہ کیا۔ پولیس نے آنسو گیس پھینک کر انہیں منتشر کر دیا چند طالب علم راہنماؤں کو پولیس کے ہمراہ ہائی کمیشن میں جانے کی اجازت دی گئی اور انہوں نے بھارتی ہائی کمشنر کو ایک یادداشت پیش کی جس میں نئی دہلی میں پاکستانی سفارت خانے کے عملے سے بدسلوکی اور کشمیری حریت پسندوں پر جبر و تشدد کی مذمت کی گئی ہے۔

ہندوستان کے اقدامات سے کشیدگی میں اضافہ

اسلام آباد ۱۲ ؍ فروری۔ پاکستان کے خلاف ہندوستان کی کارروائیوں سے دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی میں جو اضافہ ہوا ہے اس سے کل کئی اور ملکوں کے سفیروں کو آگاہ کر دیا گیا۔ وزارت خارجہ نے منگل اور بدھ کے روز بھی کئی ملکوں کے سفیروں کو اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں ظلم و تشدد اور پاکستان کے خلاف ہندوستان کے اقدامات سے دونوں ملکوں میں کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

ترکی کا تجارتی وفد آج پاکستان پہنچے گا

کراچی ۱۲ ؍ فروری۔ ترکی کا ایک تجارتی وفد دو ہفتہ کے دورہ پر آج یہاں پہنچ رہا ہے۔ وفد پاکستان کو بھاری مشینری تعمیراتی سامان کیمیاوی اجزاء چمڑے کا سامان اور ٹریکٹر ٹول بسوں اور موٹر گاڑیوں کے پہیئے وغیرہ برآمد کرنے کے امکانات کا جائزہ لے گا علاوہ ازیں دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کرے گا۔

پاکستان کابل میں فولاد کا کارخانہ قائم کریگا

اسلام آباد ۱۲ ؍ فروری۔ حکومت پاکستان نے ایک پاکستانی فرم کو کابل میں فولاد سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے کارخانہ سالانہ ۷ ہزار ٹن فولاد تیار کر سکے گا۔ اس سلسلہ میں افغانستان میں دستیاب خام لوہا استعمال ہوگا توقع ہے کہ حکومت افغانستان پاکستان کو بین الاقوامی شرح پر لگائے ہوئے سرمائے کی واپسی کے طور پر ایک ہزار سے ۲ ہزار ٹن تک تیار اشیاء برآمد کرنے کی اجازت دے دیگی اس کارخانے کی تعمیر میں غیر ملکی زرمبادلہ کی تعمیر نہیں ہوگی۔

طوفان زدہ علاقے کی تعمیر نو کے لئے بورڈ کا تقرر

راولپنڈی ۱۲ ؍ فروری۔ مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقہ کی تعمیر نو کے لئے مرکزی حکومت نے آٹھ ارکان پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کیا ہے۔ مشرقی پاکستان کے گورنر اس کے چیئرمین ہوں گے۔ کیبنٹ سیکرٹریٹ کے ایک اعلان کے مطابق بورڈ میں چار مرکزی نمائندے اور تین نمائندے مشرقی پاکستان کے ہوں گے اعلان میں بورڈ کی ذمہ داریوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں عام بغاوت کا خطرہ

نئی دہلی ۱۲ ؍ فروری۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں عام بغاوت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے جس کے پیش نظر فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے اور فوجی حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ضرورت محسوس کرنے پر بھارتی حکومت کو پیشگی اطلاعات دیئے بغیر مسلمان راہنماؤں کو گرفتار کر سکتے ہیں فوج کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ ریاست کے تمام بڑے بڑے شہروں اور فوجی اہمیت کے مقامات پر حفاظتی اقدامات کرے اور امن و امان برقرار رکھنے کے لئے ہر وقت سول حکام سے رابطہ قائم رکھیں۔

۱۳ ہیلی کاپٹر گرائے گئے

ہانگ کانگ ۱۲ ؍ فروری۔ لاؤس میں موسم بہتر ہو جانے کے بعد دوبارہ جنگ چھڑ گئی ہے حملہ آور فوجیں پیش قدمی کر کے ہوچی منہ سڑک تک پہنچ چکی ہیں لیکن ویٹ کانگ نے اس سڑک کے تمام پل اڑا دیئے ہیں جس کے سبب جنوبی ویت نام کی فوجیں اب آگے نہیں بڑھ سکتیں تاہم شمالی ویت نام کی خبر رساں ایجنسی کے مطابق لاؤس کی فوجوں نے اب تک دشمن کے تیرہ ہیلی کاپٹر مار گرائے اور سینکڑوں فوجی ہلاک و زخمی کر دیئے ہیں

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ٹنڈو اللہ یار سندھ سے تحریر فرماتے ہیں
"آپ کی اکسیر اپھارہ تین چار جانوروں پر آزمائی گئی۔ بفضل خدا بہت فائدہ ہوا اور یہ تین چار قیمتی جانور اکسیر اپھارہ کی وجہ سے بچ گئے، اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔"
حیوانات کی جملہ امراض
کے لئے
اکسیر دوائیں
بنانے میں ہمارا ادارہ بفضلہ تعالیٰ منفرد مقام رکھتا ہے
تفصیلی پمفلٹ مفت طلب فرمائیے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

یہ عظیم بیراج میپل لیف سیمنٹ
سے تعمیر ہوا ہے۔

میپل لیف سیمنٹ کی کل پیداوار گذشتہ چار سالوں سے دو عظیم قومی منصوبوں چشمہ بیراج اور چشمہ جہلم لنک کینال میں استعمال کی جا رہی تھی
میپل لیف سیمنٹ اپنی مضبوطی اور پائیداری کی وجہ سے مقبول ہے
خوبصورت اور پائیدار تعمیر کیلئے
میپل لیف سیمنٹ استعمال کیجئے
میپل لیف سیمنٹ
فیکٹری: اسکندر آباد (پنجاب)
(ڈبلیو پی آئی ڈی سی کا منصوبہ)
میپل لیف
AIP
ML 2117C

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحویلِ قبلہ کسی ذاتی فائدہ کیلئے نہ تھی بلکہ ایک خاص غرض کے ماتحت اس کا حکم دیا گیا تھا

وہ غرض یہی تھی کہ لوگوں کو مغزِ دین سے واقف کرا کے انہیں اس پر کاربند کرایا جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لے آئے تو جہت تبدیل ہو جانے کی وجہ سے کعبہ اور بیت المقدس دونوں کی طرف آپ کا منہ کرنا ناممکن ہو گیا اور آپ نے صرف بیت المقدس کی طرف منہ کرنا شروع کر دیا۔ بہرحال یہ بات صحیح نہیں کہ مدینہ میں آنے کے بعد دوبارہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو بیت المقدس کی طرف مونہہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا کیونکہ ایسا کوئی حکم ثابت نہیں۔ پس مکہ مکرمہ میں اگر بیت المقدس کے ساتھ بیت اللہ کی طرف بھی آپ کا رُخ ہوتا تھا تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ خانہ کعبہ ہی اپنا اصل قبلہ سمجھتے تھے صحیح نہیں۔ آپ بیت المقدس کو اپنا قبلہ سمجھتے تھے لیکن کھڑے ایسے رنگ میں ہوتے تھے کہ بیت اللہ بھی آپ کے سامنے آجاتا تھا۔ پس جب یہ بات ہی غلط ثابت ہوئی تو دشمن کا اعتراض بھی غلط ہو گیا اسیطرح سیل کا یہ اعتراض بھی غلط ہے کہ آپ مکہ میں جدھر چاہتے مونہہ کر لیا کرتے تھے۔ اس اعتراض کا ایک جواب یہ بھی ہے کہ جب آپ نے کعبہ کی طرف مونہہ کیا تو اس وقت حدیثوں میں آتا ہے کہ یہود نے تمسخر کرتے ہوئے مشرکوں سے کہا کہ اِشْتَاقَ مُحَمَّدٌ اِلٰی مَوْلِدِہٖ وَعَنْ قَرِیْبٍ یَرْجِعُ اِلٰی دِیْنِکُمْ (بحر محیط جلد اول ص۴۳۰) یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے وطن کی یاد ستانے لگی ہے اور امید ہے کہ وہ اب جلد ہی تمہارے دین کی طرف لوٹ آئے گا۔ اس روایت سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ پہلے آپ بیت المقدس کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اگر آپ پہلے بھی خانہ کعبہ کی طرف منہ کیا کرتے تو کفار آپ کے متعلق یہ اعتراض نہ کرتے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آہستہ آہستہ مکہ والوں کے دین میں ہی شامل ہو جائیگا ان کا یہ اعتراض اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جب کہ آپ بیت اللہ کی طرف نہیں بلکہ بیت المقدس کی طرف منہ کرتے ہوں علاوہ ازیں یہ بھی دیکھنا چاہئیے کہ کیا یہ تبدیلی فی الواقعہ کسی ذاتی فائدہ کے لئے تھی معترضین کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی اس غرض کے ماتحت کی گئی تھی کہ پہلے آپ نے یہودیوں کو اور بعد میں مکہ والوں کو خوش کرنا چاہا۔ لیکن قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ تبدیلی لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا ابتلا تھا۔ مکہ میں مکہ کے لوگوں سے بیت المقدس کی طرف منہ کرانا اور پھر مدینہ میں جہاں یہود و نصاریٰ کا زور تھا اور مشرک بھی ان سے متاثر تھے وہاں بیت اللہ کی طرف منہ کرانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اگر معمولی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں فرماتا کہ

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ

یعنی ہم نے اس قبلہ کو جس پر تو اس سے پہلے قائم تھا یعنی بیت المقدس کو صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ تا ہم اس شخص کو جو رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے اس شخص کے مقابل پر جو ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے ایک ممتاز حیثیت میں ظاہر کر دیں یہ آیت بتاتی ہے کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم بطور آزمائش تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مکہ والوں کی نظر میں کعبہ کو جو فضیلت حاصل تھی۔ حتیٰ کہ قاتل کو بھی اس میں کچھ نہ کہتے تھے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھا جا سکتا ہے کہ ان سے بیت المقدس کی طرف منہ کروانا ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔ اسیطرح مدینہ میں جہاں یہود کا زور تھا بیت المقدس کی بجائے کعبہ کی طرف منہ کروانا ایک دوسرا ابتلاء تھا۔ اسی لئے قرآن کریم دونوں دفعہ کی تحویل کو ابتلاء قرار دیتا تھا۔ پہلی تحویل کی نسبت کہا ہے

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ

اور دوسری تحویل کی نسبت کہا ہے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا۔

یعنی سطحی رائے رکھنے والے اور بے وقوف لوگ عنقریب یہ اعتراض کریں گے کہ ان لوگوں کو ایک قبلہ سے دوسرے قبلہ کی طرف کس چیز نے پھرا دیا ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں دفعہ کی تحویل ایک ابتلاء تھی اور لوگوں کو مغزِ دین سے واقف کرانا اصل مقصود تھا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ ص ۲۳۳-۲۳۴)

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی امداد

انگلستان کے احمدی احباب کا عطیہ

مکرم امام صاحب لنڈن مشن نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کی جماعت کی طرف سے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ۲۵۰ پونڈ کی رقم ریلیف فنڈ میں جمع کروائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پارچات کے ۱۴ بیگ بھی مشرقی پاکستان بھجوائے جا چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انگلستان کے احمدی احباب کے اس ایثار کو قبول فرمائے اور مشرقی پاکستان کے مصیبت زدہ بھائیوں کی تکلیف کا ازالہ فرما کر انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اول

صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ شدید طور پر بیمار ہیں اور انہیں علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

● محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب احمدی آف کامٹی حال کراچی کی طبیعت ناحال نہایت کمزور چلی آرہی ہے۔ بلڈ پریشر میں کچھ افاقہ ہے مگر دائیں بازو اور کمر کے ایک حصے میں بدستور بے حسی کی کیفیت طاری ہے۔ بینائی پر بھی اثر ہے احباب سے درخواست ہے کہ دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد انہیں شفا عطا فرمائے۔ (عبدالسلام اختر ایم اے ربوہ)

● مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اعلاء کلمۂ اسلام کی غرض سے بخیر و عافیت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورۃ انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگی

۱۔ احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ جماعت تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے۔

۲۔ امراء اضلاع اپنے ضلع کی طرف سے حسب قاعدہ نمائندگان کی اطلاع بھی ۲۰ فروری ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۴